Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۰ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۳۱ وفا ۱۳۵۳ہش ۔ ۳۱ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تاثیراتِ کلامِ الٰہی اور صحبتِ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دلوں کو یکسر مبدّل کر دیا

وہ محبتِ الٰہی میں ایسے کھوئے گئے کہ انہوں نے اپنے مالوں، اپنی عزتوں اور اپنی جان کے آراموں کو خدا کی راہ میں ترک کر دیا

"یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اِس ملک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بُت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزاقی اور خونریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا غرض ہر یک طرح کی بُری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہورہ ہے کہ کوئی متعصّب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیراتِ کلامِ الٰہی اور صحبتِ نبی معصوم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دِلوں کو یکلخت ایسا مبدّل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارفِ دینی سے مالامال ہو گئے اور محبتِ دُنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جان کے آراموں کو اللہ جلّ شانہٗ کے راضی کرنے کیلئے چھوڑ دیا۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳، ۲۵ حاشیہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اِس زمانہ کا مرض دُنیا پرستی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرک کا زور تھا سو اس کی تردید میں آپ نے پوری کوشش کی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانہ میں لوگوں میں یہ مرض عام تھا کہ دُنیا پرستی غالب ہے دین کی پرواہ نہیں اس لئے آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا کیونکہ دُنیا پرستی کا یہ حال ہے جیسے کہ چوہڑے کا چھرا حلال و حرام جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے اسی طرح لوگوں کی فکر اور عقل حرام حلال کمائی کے حصول پر ہر وقت لگی رہتی ہے۔ فریب سے ملے، دغا سے ملے، سینہ زوری سے ملے کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایک دوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے بلکہ پوچھتے ہیں کہ بالائی آمدنی کیا ہے گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔

مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تھا کہ اپنی ولادت، موت تک کی تاریخیں یاد اور لکھنے کا رواج تھا۔ اب یہ حال ہے کہ لین دین شراکت تجارت ہے مگر تحریر کوئی نہیں اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جس کا کوئی سر پیر نہیں۔ نہ اختلاف کا فیصلہ ہو سکتا ہے نہ اصل بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔ ہمارے بھائیوں (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔ پس وہ دُنیا میں ایسے منہمک نہ ہوں کہ خدا بھول جائے۔ پھر فرمایا کہ جھوٹے قصے اپنے وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو نہ سنو مخلوقِ الٰہی کو قرآن مجید سناؤ ہدایت کے لئے کافی ہے۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۱۶۵، صفحہ ۱۶۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ماہ وفا ۱۳۵۲ھ

غلبۂ اسلام کی کٹھن اور دشوار گزار راہ

اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو عملاً ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بشارت بھی دی ہے کہ اگر ہم اس راہ میں مقدور بھر کوششوں سے دریغ نہیں کریں گے تو اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ہم اس عظیم الشان مقصد میں یقیناً کامیاب رہیں گے۔ اِدھر کی دنیا اُدھر ہو سکتی ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم مقدور بھر کوششوں اور قربانیوں میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور پھر بھی ہمارے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب نہ آئے۔ تاہم اِس کے ساتھ ہی ہمیں خبردار کیا گیا ہے کہ غلبۂ اسلام کی منزل تک پہنچنے کا راستہ انتہائی کٹھن اور دشوار گزار ہے۔ راستہ میں خوفناک جنگل، پُرخطر وادیاں، ہمت شکن چڑھائیاں اور بے قابو کر دینے والی ڈھلوانیں آئیں گی۔ ان سب میں سے گزرنے کے بعد ہموار راستہ نمودار ہوگا۔ اُس وقت غلبۂ اسلام کی منزل سامنے ہوگی اور اُس تک پہنچنا چنداں مشکل نہ ہوگا۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" میں اوّلاً اپنی آمد کے مقصد یعنی غلبۂ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت صفحہ ۱۱)

غلبۂ اسلام کو اپنی آمد کا مقصد قرار دینے کے بعد آپ نے اسے دنیا کے ہر خطّہ میں منصّۂ شہود پر لانے کی راہ میں بین الاقوامی سطح پر پیش آنے والی مشکلات و مصائب اور ابتلاؤں اور آزمائشوں سے خبردار کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اِس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوٰئ ایمان میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۱۳، ۱۴)

اور پھر ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں کامیاب ہونے اور مشکلات و مصائب میں سے سرخروئی سے گزرنے اور اِس طرح غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف پوری تندہی کے ساتھ بڑھتے چلے جانے کا طریق آپ نے یہ بتایا کہ یہ اشد ضروری ہے کہ آپ کے متبعین ایک لمحہ کے لئے بھی دنیا کی طرف مائل نہ ہوں بلکہ تمامتر کوشش اِس امر کی کریں کہ ان کا خدا ان سے راضی رہے۔ وہ رضائے الٰہی کو ہر چیز پر مقدم رکھیں اور اگر اِس راہ میں مشکلیں اُٹھانی اور مصیبتیں جھیلنی پڑیں تو انہیں بطیب خاطر برداشت کریں، اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ خود ان کا محافظ اور معین و مددگار ہوگا اور وہ ہر مشکل کو خود آسان کرتا چلا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے، اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضاء کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضاء چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۱۱، ۱۲)

نیز آپ نے مزید باور کرایا کہ اگرچہ مشکلات بہت ہیں، عزّت و آبرو اور مال و جان کے نقصانات سے بھی بار بار دوچار ہونا پڑے گا اور ہر قسم کے آرام و آسائش اور ضروریاتِ زندگی سے محروم ہو کر تلخیاں برداشت کرنا پڑیں گی لیکن اگر تم انتہائی صبر آزما حالات میں بھی ثابت قدم رہو گے اور اپنے خدا سے کسی صورت اور کسی حال میں بھی اپنا تعلق منقطع نہیں کرو گے بلکہ اُس کی طرف منقطع ہو کر اُسی کے ہو رہو گے تو وہ ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور تمہیں وہ ہر مشکل، ہر مصیبت، ہر آفت، ہر دکھ اور ہر اذیت سے آپ نکالتا چلا جائے گا چنانچہ فرمایا:-

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا۔ . . . خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۲)

یہ ہماری کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اُس نے دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے کی خاطر اقوامِ عالم کے ہاتھوں دُکھ اور مصیبتیں اٹھانے اور ہر قسم کی تلخیاں برداشت کرنے کیلئے ہمیں منتخب کیا ہے لیکن اِس وعدہ کے ساتھ کہ وہ ان دُکھوں، مصیبتوں اور تلخیوں میں سے آپ ہمیں نکالے گا، ہر ہر قدم پر ہمارا مددگار ہوگا اور اِس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اجرِ بے حساب سے نوازے گا۔ اگر خدا تعالیٰ کی معیت نصیب ہو اور اس کی تائید و حمایت شاملِ حال ہو تو بڑی سے بڑی مصیبت بھی عین راحت ہوتی ہے کیونکہ دُکھوں، مصیبتوں اور تلخیوں کے دوران إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اور أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ کی آوازیں برابر کانوں میں آرہی ہوتی ہیں اور دل خوشی سے جھوم جھوم کر پکار رہا ہوتا ہے کہ ع

یہ رُتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

اِس آخری زمانہ میں إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اور أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ کی اصل اور حقیقی معرفت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مالا مال فرمایا ہے اور اس کے ایک طیّب و شیریں ثمر کے طور پر تکالیف اور مصائب میں ہمارے لئے ایک ناقابلِ بیان لذّت اور راحت رکھ دی گئی ہے۔ اِسی لئے ہم کہتے ہیں اور پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ ؎

جنوں ہمت کشِ تسکیں نہ ہو، گر شادمانی کی
نمک پاشِ خراشِ دل ہے لذّت زندگانی کی

گزشتہ نوّے سال سے ہم خدا کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف اور مصائب کی لذّت اور راحت سے بار بار شادکام ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی دنیا کے ہر خطہ میں ہمیں اور ہماری نسلوں کو عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں اپنی رضاء کی جنّتوں کا وارث بناتا چلا جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے واقفینِ زندگی کی ضرورت

(محترم مولوی لئیق احمد صاحب طاہر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی گھڑی قریب سے قریب تر لانے کے لئے اشاعتِ توحید باری اور سرورِ کونین فخرِ موجودات حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کی عظمت کے قیام اور علوم قرآنیہ کی ترویج و تبلیغ کے لئے ہمہ تن قربان ہو رہا ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گذشتہ ۸۵ سالہ تاریخ اس امر کی شاہد ناطق ہے کہ اس کے امیر و غریب چھوٹے بڑے مرد و زن اسلام کی عالمگیر فتح کا دن دیکھنے کے لئے شمعِ اسلام پر قرونِ اولیٰ کے جاں نثاروں کی طرح فدا ہوتے رہے ہیں۔

مسیح دوراں مہدی معہود علیہ السلام نے اس جماعت میں ایسی روح پھونکی ہے اور اس چھوٹی سی جماعت نے ایسی تابناک قربانیوں کا تسلسل قائم کیا ہے جسے دیکھکر مخالف بھی مدح سرائی سے رک نہیں سکتا۔

وہ ایک غریب احمدی مجاہدہ ہی تھی جس نے مسجد برلن کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اپنے سارے زیور چندہ میں دے ڈالے۔

وہ ایک نادار، بے بضاعت احمدی خاتون ہی تھی جس نے اسی مسجد کی تعمیر کے لئے پہلے سات پونڈ قربان کئے پھر بھی تڑپ کر دو پونڈ اکٹھے کئے تا انہیں اللہ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربان کر دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخوں میں آج بھی ایسی ہی روح یہی فدائیت یہی ایثار یہی قربانی اور یہی للہیت موجود ہے اور کیوں نہ ہو کہ مقصد غلبۂ اسلام پر گامزن ہونے کے لئے ایسے لوگوں کی اب پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

دنیا پیاسی ہے اور مہدی معہود کے چشمہ سے سیراب ہونے والوں کی طرف نظریں جمائے بیٹھی ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زیور ایمان سے مرصع ہو کر تعلیمات قرآنیہ کے انوار سے بہرہ اندوز ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کے عشق سے سرشار ہو کر تبلیغ اسلام کے جہاد میں کود پڑیں اور اس خوش نصیب ساعت کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور اپنی حقیر قربانیوں کا تحفہ پیش کریں جب کہ یہ سارا جہان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد یک زبان کرنے لگے گا۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی ایک انسان کو حلقہ بگوش اسلام کر دینا اور راہ ہدایت دکھا دینا تیرے لئے دنیا جہان کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

آج سلسلہ کے نوجوانوں کو اسی عظیم مقصد کے لئے اپنی جانیں نذرانہ کے لئے اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وقف کرنے کیلئے ارشاد تحریک کی جا رہی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کی کلاسیں [illegible] تعلیمات کے بعد جو نوجوان ڈالی ہیں وہ نوجوان جماعت کی خوش قسمتی ہیں جو دنیا کی رعنائیوں اور عارضی لذتوں سے منہ موڑتے ہوئے محض اللہ اور اس کے محبوب ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں یہ نوجوان آسمانِ دین کی آنکھوں کے تارے بن جاتے ہیں جن کے کارنامے تاریخِ اسلام میں زندہ جاوید رہیں گے یہی وہ نوجوان ہوں گے جن کے قدموں پر دنیوی لذتیں آسائشیں اور نعمتیں قربان ہونے کو تیار ہوں گی یہی وہ نوجوان ہوں گے جنہیں ساری قوم عزت اور فخر اور احترام کی نظر سے دیکھے گی جو شخص

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کہتے ہوئے اللہ کا ہو جاتا ہے اسکے لئے دینی اور دنیوی عزتیں منتظر رہتی ہیں۔

وہ کونسی عزت اور نعمت ہے جو سیدنا حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کو نہ ملی ہو؟

کیا حضرت ابوہریرہؓ کی عارضی تکلیفیں آغوشِ اسلام نے ختم نہ کر دیں؟

کیا سیدنا حضرت بلال حبشی صہیب رومی اور اویس قرنی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام زندہ جاوید ہو رہا نہیں؟

کیا حضرت حسن و حسینؓ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ حضرت سید احمد بریلویؒ اور ایسے ہی لاکھوں مسلموں کو دنیا بھول گئی؟ نہیں بلکہ یہ لوگ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں میں زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہونے کو ہے اسلئے جامعہ احمدیہ کو ایسے ہزاروں واقفین کی ضرورت ہے جو قابل، ذہین، صحت مند وفا شعار، مستقل مزاج اور دین کی اشاعت کی تڑپ رکھتے ہوں۔ دین کی ضرورت پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ آج سے تقریباً بیس سال قبل سیدنا حضرت مصلح موعود کو امریکہ سے مبلغین کی ضرورت سے متعلق ایک خط موصول ہوا تھا جو حضور کے الفاظ میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے فرمایا کہ:۔

"امریکہ سے ایک نوجوان کا خط آیا ہے۔ وہ وہاں کسی کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اس نوجوان نے تحریر کیا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ امریکہ سے دو مبلغ واپس بلا رہے ہیں اور یہ بہت افسوسناک امر ہے ہمارے ہاں اگر دو سو مبلغ بھی ہوں تو ناکافی ہیں کیونکہ امریکہ اتنا وسیع ملک ہے کہ چار پانچ ہزار میل کی لمبائی میں پھیلا ہوا ہے۔۔۔۔ یہاں تو کم سے کم دو سو مبلغ ہوں تب کہیں جا کر سارے ملک میں اسلام اور احمدیت کی آواز پہنچ سکتی ہے۔" (الفضل ۲ فروری ۱۹۵۶ء)

اس ایک اقتباس سے واقفین کی ضرورت کا احساس ہو سکتا ہے۔ آیئے جلد آیئے۔ شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے امام وقت کو آپ کی ضرورت ہے۔

وقفِ زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے ۔۔۔۔ جو خدا کے لئے اس دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۸، ۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلمہ طیّبہ کی حقیقت

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن
ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا

برادران!

میں آپ کے سامنے کلمہ طیّبہ کی حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے معنے ہیں کہ:۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں"۔

یہ چند مختصر سے الفاظ جن کو اسلامی اصطلاح میں کلمہ کہا جاتا ہے۔ اسلام کی مکمل تعلیم کا نچوڑ ہے۔ اس کے دو حصے ہیں اوّل یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کو ایک یقین کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک ثانی اور ہم مرتبہ قرار نہ دو نہ انسان کو نہ بت کو نہ سورج کو نہ چاند کو نہ پہاڑ کو اور نہ دریا اور سمندر کو نہ مال کو نہ دولت کو نہ ملک کو نہ قوم کو بلکہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو۔ جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جو خالق ہے اور مالک ہے جو رازق اور قادر ہے اور کوئی چیز بھی اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ وہ قیوم ہے اور ذرہ ذرہ اس کے سہارے قائم ہے سب اسی کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ کھانے پینے، آرام کرنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے یعنی نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ وہ لطیف ہے اور نظروں سے پوشیدہ۔ وہ ہر جگہ ہے اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اور ہر بات کو سنتا ہے۔ اس کی کوئی صفت معطل اور بے کار نہیں۔ وہ محبت کرنے والا مہربان خدا ہے جب بندہ اس کی طرف توجہ اور استغفار کے ساتھ جھکتا ہے تو وہ معاف کرنے والا ہے۔ وہ سچی اور مخلصانہ توبہ کو قبول کرتا ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے اور اس کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ وہ کامل الصفات خدا ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ کلمہ طیبہ کے مفہوم کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خشیت کو دل میں بٹھانا ضروری ہے۔ اِلٰہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنے معبود، محبوب اور اصل مقصود کے ہیں جو شخص سچے طور پر کلمہ طیّبہ کا قائل ہو جاتا ہے تو سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کا کوئی محبوب مطلوب اور معبود نہیں رہتا بلکہ کامل اور خالص توحید کی تعلیم انسان کو دیتا ہے اور نہ صرف پتھر کے بنائے ہوئے ظاہری بتوں سے اس کو نجات دلاتا ہے بلکہ اس کے دل میں چھپے ہوئے ان بتوں سے بھی اسکو چھڑاتا ہے جن کی وجہ سے وہ بغض، ریاکاری، خیانت، ظلم وغیرہ بدیوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں۔؎

ہر چہ غیر از خدا بخاطر تست
آں بت تست اے بایماں سست
پر حذر باش زیں بتانِ نہاں
دامنِ دل ز دستِ شاں برہاں

یعنی ہر چیز جو خدا کے مقابل پر تیرے دل میں جگہ پا جائے وہ تیرے دل کا ایک بت ہے۔ تجھے چاہیئے کہ اپنے اندر کے چھپے ہوئے ان بتوں سے ہوشیار رہے اور اپنے دل کے دامن کو ان کی گرفت سے بچائے رکھے۔

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ فخر مت کرو کہ ہم کسی بت کی پرستش نہیں کرتے اور نہ کسی انسان کی پوجا کرتے ہیں بت پرستی اور انسان پرستی سے پرہیز تو ایک موٹی بات ہے ...... کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مفہوم اس پر ختم نہیں ہو جاتا کہ بتوں کی پوجا سے تم پرہیز کرو بلکہ اس کے سوا اور بہت سے جھوٹے معبود ہیں اور ان سب کا ترک کرنا لازمی امر ہے جیسا کہ انسان کا ہوا و ہوس کے پیچھے چلنا اور اتباع شہوات کرنا اور طرح طرح کی بدیوں کی پیروی کرنا یہ سب انسان کے واسطے بت ہیں جن کی وہ پوجا کرتا ہے اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں ان سب کی نفی کی گئی ہے۔ یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام الٰہوں کی نفی کرتا ہے۔ تمام انفسی اور آفاقی الٰہ باہر نکال کر اپنے دل کو ایک اللہ کے واسطے پاک و صاف کرنا چاہیئے"۔

کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ہے۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو پیغام وہ اللہ کی طرف سے لائے ہیں وہ برحق ہے اور صدق و راستی پر مبنی پیغام ہے جس کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب ہے اور کوئی شخص آپ کی نافرمانی کر کے خدا کا فرمانبردار نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ آپ کا پیغام خدا کا پیغام اور آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ:۔

تم اگر خدا تعالیٰ کے پیارے
بندے بننا چاہتے ہو تو
محمد رسول اللہ کے نقشِ قدم پر چلو۔

الغرض کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اسلام کی ساری تعلیم کا ایک خلاصہ ہے اور ایمان اور اعمال صالحہ کے لئے ایک بنیادی اینٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز باجماعت کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھو کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صَلُّوْا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے باعث جائز ہے جیسے کہ اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔

آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز کا پتہ چلتا ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں"

(تفسیر کبیر جلد اول جزو سوم صفحہ ۱۰۷)

درخواستِ دعا

خاکسار پاؤں میں کیل لگ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ زخم کافی خراب ہو گیا تھا۔ بزرگوں کی خاص دعاؤں سے اب زخم کافی حد تک مندمل ہو رہا ہے لیکن ابھی تک مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام سے مزید دعا کی درخواست ہے۔

حکیم محمد ابراہیم
سابق مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبیؐ

قریش مکہ کے مظالم

امام بخاریؒ اپنی صحیح میں لکھتے ہیں:۔

(۱) حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا بیان و اسماعیل قالا سمعنا قیسًا یقول سمعت خبابًا یقول أتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃً فی ظل الکعبۃ وقد لقینا من المشرکین فقلت الا تدعوا اللہ فقعد وھو محمرّ وجھہ فقال لقد کان من قبلکم لیمشط بمشاط الحدید دون عظامہ من لحمٍ او عصب ما یصرفہ ذلک عن دینہ ولیتمّن اللہ ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت ما یخاف الا اللہ۔

حضرت خبابؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور اُس وقت ایک چادر سے تکیہ لگائے کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے اور ہمیں مشرکوں سے سخت تکالیف پہنچ رہی تھیں تو میں نے عرض کی کہ حضورؐ کیا آپؐ اللہ تعالیٰ سے بد دعا نہیں فرمائیں گے؟ اس پر حضورؐ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں، ان میں بعض لوگوں پر لوہے کی کنگھیاں اس طرح پھیری جاتی تھیں کہ اُن کی ہڈیوں سے گوشت اور پٹھے الگ ہو جاتے تھے مگر یہ بات ان کو ان کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور بعض کے سر کے درمیان آری رکھ کر ان کو دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا جاتا تھا اور یہ بات ان کو ان کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کو تکمیل تک پہنچائیگا حتی کہ سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کریگا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔

(۲) عن عبد اللہؓ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدٌ وحولہٗ ناسٌ من قریشٍ جاء عقبۃ بن ابی معیط بسلا جزورٍ فقذفہٗ علیٰ ظھر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرفع رأسہ فجاءت فاطمۃ علیھا السلام فاخذتہ من ظھرہ ودعت علیٰ من فعل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم علیک الملاء من قریش أبا جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وامیۃ بن خلف او ابی بن خلف (شعبۃ الشاک) فرأیتھم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئرٍ غیر امیّۃ او ابیّ تقطعت اوصالہ فلم یلق فی البئر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے اور قریش کے قبیلہ کے کچھ لوگ آپؐ کے ارد گرد تھے۔ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط ذبح شدہ اونٹ کی اوجھڑی اپنے ساتھ لے کر آیا اور وہ اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پُشت مبارک پر ڈال دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح سجدہ میں رہے اور آپؐ نے اپنا سر نہ اُٹھایا حتیٰ کہ فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اور پُشت مبارک سے وہ گند اُٹھایا اور یہ حرکت کرنے والے کے خلاف دُعا کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور دعا کی کہ اے اللہ قریش کے ان سرداروں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (یہ شبہ شعبہ کو ہے) پر اپنی گرفت نازل فرما۔ عبد اللہؓ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب لوگ بدر کے دن قتل ہوئے اور ایک گڑھے میں ان کی لاشیں ڈال دی گئیں سوائے امیہ یا ابیؓ کے جس کے اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس لئے اس کو اُس گڑھے میں نہ ڈالا گیا۔

(۳) حدثنی عروۃ بن الزبیر قال سألت ابن عمرو بن العاص قلت أخبرنی باشدّ شیءٍ صنعہٗ المشرکون بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی حجر الکعبۃ اذ أقبل عقبۃ بن ابی معیط فوضع ثوبہ فی عنقہ فخنقہٗ خنقًا شدیدًا فاقبل ابو بکر حتی أخذ بمنکبہ ودفعہٗ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أتقتلون رجلًا أن یقول ربی اللہ۔

عروۃ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ مجھے وہ شدید ترین تکلیف بتائیے جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اُس نے اپنا کپڑا حضورؐ کی گردن مبارک میں ڈالا اور بڑے زور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور آپ نے اس کے کندھے سے پکڑ کر اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا اور یہ فقرہ کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے؟"

امام احمد۔ ترمذی اور ابن ماجہ کی روائت ہے۔

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لقد اوذیت فی اللہ وما یوذی احدٌ وأخفت فی اللہ وما یخاف أحد ولقد أنت علیّ ثلاثون من بین یومٍ ولیلۃ ومالی ولبلال ما یأکلہ ذوکبد الا ما یواری ابط بلال"۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خدا کی خاطر وہ تکلیف دی گئی جو کسی کو نہیں دی گئی اور میرے لئے خدا کے راستہ میں وہ خوف پیدا کیا گیا جو کسی کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اور مجھ پر ایسے تیس ۳۰ دن رات بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے لئے کھانے کے لئے بھی کوئی ایسی چیز نہ ہوتی تھی جو کوئی جاندار کھا سکتا ہے سوائے اس معمولی سی چیز کے جو بلالؓ نے اپنے پہلو میں چھپائی ہوتی تھی۔

گورنمنٹ ٹریننگ کالج۔ بوسن روڈ ملتان

داخلہ بی۔ ایڈ

مقررہ فارموں پر کم از کم سیکنڈ ڈویژن گریجوایٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں جو ملتان اور بہاولپور ڈویژن کے رہنے والے ہوں۔ درخواستوں کے ساتھ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ و اسناد اور ڈومی سائل سرٹیفکیٹ بھیجیں۔ یکم اگست سے دس اگست ۱۹۷۲ء تک کالج کے دفتر سے قیمتاً -/۱ فارم مقررہ حاصل کریں۔ مندرجہ ذیل تاریخوں پر انٹرویو کے لئے پیش ہوں۔ اصل دستاویزات بھی ساتھ ہونی چاہئیں:۔

(۱) ملتان ڈویژن : ۱۶ اگست سے ۱۷ اگست تک ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

(۲) بہاولپور " : ۱۹ اگست سے ۲۰ اگست تک " " " "

(۳) میتاری ٹیز اور انگلش بی اے والے : ۱۹ اگست سے ۲۰ اگست " " " "

(پاکستان ٹائمز ص ۵ ۲۷/۷) (پرنسپل)

(ناظر تعلیم)

اعلان گمشدہ گھڑی

ایک زنانہ گھڑی "Timex" ٹائمکس، مارکہ، براؤن سٹریپ مسجد اقصیٰ سے مکان نزد مسجد نصرت دارالرحمت وسطی تک آتے ہوئے براستہ پختہ سڑک گم ہوگئی ہے۔ واپس پہنچانے والے کو معقول انعام دیا جائیگا۔ شکریہ۔ (حبیب الرحمن ایم۔ ایس سی ۱/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرے والد صاحب کی نظر کی عینک ½۱ جسکے اوپر چمڑے کا کیس اور اُس میں دو ۲ روپے تھے اور اوپر شکور بھائی چشمے والا لکھا تھا محلہ دارالیمن غربی سے اڈہ لاریاں تک کہیں راستہ میں ۲۴ جولائی کو بوقت ½۲ بجے راستہ میں گر پڑی تھی۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو درج ذیل پتہ پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے گا۔

محمد زبیر خالد محلہ دارالیمن غربی (الف محلہ) ربوہ۔

شہد ہی
شہد ہی
شہد ہی
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ٹنڈو محمد خان۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی میں تواضع، خاکساری اور انکساری کی رُوح ہونی چاہیئے

اس کے بغیر اللہ تعالیٰ سے سچا اور حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"ایک خادم میں تواضع، انکسار اور خاکساری کی رُوح ہونی چاہیئے جو دراصل ایک سچے مسلمان کی رُوح ہے۔ اس عمر میں ہم آپ کی تربیت کر رہے ہیں تاکہ یہ آپ کے جسم اور آپ کی رُوح اور آپکے ذہن کا حصّہ بن جائے۔ پس آپ میں سے ہر ایک کے اندر یہ رُوح ہونی چاہیئے کہ میں کچھ نہیں یعنی تنظیم کے لحاظ سے ایک عام خادم ہیں، سائق ہیں، قائد ہیں، زعیم ہیں اور پھر مہتمم اور صدر ہیں غرض نیچے سے لے کر اُوپر تک یہ رُوح کارفرما ہونی چاہیئے کہ ہم کچھ نہیں۔ اگر یہ رُوح پیدا ہو جائے تو بہت سارے مسئلے آپ ہی حل ہو جائیں۔ آپ خود سوچ لیں گھر جا کر۔ اگر یہ رُوح ہم جماعت کے سارے نوجوانوں میں پیدا کر دیں کہ ہم کچھ نہیں تو پھر فطرت ایک ریلا کرتی ہے دل اور دماغ اور روح پر اور کہتی ہے کہ یہ تو درست ہے کہ تم واقعہ میں کچھ نہیں ہو لیکن جو سب کچھ ہے اس سے تعلق کیوں پیدا نہیں کرتے دراصل اس کے بغیر اللہ تعالیٰ سے سچّا اور حقیقی تعلق پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی جُوتی کا ایک تسمہ ٹوٹ گیا اور اس نے یہ سمجھا کہ مَیں اپنے زور اور مال سے یا اپنی طاقت سے یہ تسمہ لے سکتا ہوں وہ مشرک ہے حالانکہ تسمہ کی حقیقت کیا ہے! انسان بآسانی بازار سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر دکان سے لا سکتا ہے۔ ایک دو آنے اس کی قیمت ہوتی ہے ایک ہزار روپے ایک شخص کو تنخواہ مل رہی ہے وہ یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ میرے پاس دولت بھی ہے میری ٹانگیں بھی ٹھیک ہیں، مجھے کار ملی ہوئی ہے تو مَیں اپنے زور اور دولت کے ذریعہ تسمہ لے لوں گا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں تسمہ بھی نہیں مل سکتا تھا جب تک تم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے دعا کے ذریعہ اس کے فضل کو نہ پاؤ۔ اور یہ ایک حقیقت ہے محض کہانی یا فلسفہ نہیں ہے۔ دُنیا میں کتنے آدمی تسمہ لینے کے لئے جاتے ہیں اور راستہ میں مر جاتے ہیں یا تو دکان پر پہنچ ہی نہیں سکتے یا گھر واپس نہیں آ سکتے۔ ہزارہا موتیں اس طرح ہو جاتی ہیں۔ کوئی شخص گھر میں آکر یہ سمجھے بیوی بڑی اچھی ہے اس نے میرے لئے ٹھنڈا پانی رکھا ہوا ہے مَیں گرمی میں باہر سے کام کر کے آیا ہوں اب مَیں یہ پانی پیوں گا، مجھے لذت حاصل ہوگی۔ الغرض اسے بڑی اچھی خیال رکھنے والی بیوی ملی ہے لیکن اگر وہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس پانی سے مَیں فائدہ اُٹھا سکتا ہوں تو یہ غلط ہے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے پانی کسی کی زندگی کا موجب نہیں بن سکتا۔ یہ بات ثابت کرنے کے لئے میرے ذہن میں کئی مثالیں ہیں۔ آپ نے بھی اخباروں میں کئی دفعہ پڑھا ہو گا ایک شخص باہر سے آیا اس نے پانی پیا اور مر گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے پانی کو کہ اس کے جسم کا حصّہ بن یا اس کی موت کا باعث بن۔ اسی طرح کھانے کے ایک لقمے میں انسان کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہ زندگی کا باعث بنے گا یا نہیں بعض دفعہ آدمی آرام کے لئے لیٹتا ہے اگلے روز اس کے متعلق اخباروں میں آجاتا ہے کہ باہر سے تھکا ہوا آیا تھا آرام کرنے کے لئے لیٹا بیوی سمجھی کہ سو گیا ہے آرام کر رہا ہے جب ذرا دیر ہو گئی تو دیکھا مُردہ پڑا ہوا ہے۔ پس نیند اس کی راحت اور سکون اور آرام کا باعث نہیں بنی بلکہ اس کی موت کا باعث بن گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مالک ہونے کے یہ جلوے ہم عاجز بندوں کو دکھاتا رہتا ہے تاکہ ہم اُسے بھول نہ جائیں اور اس کی طرف جانے والے رستہ کو چھوڑ نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے اس قسم کا تعلق پیدا ہو نہیں سکتا اور انسان اس بلند مقام تک پہنچ نہیں سکتا اگر اس کا نفس کچھ موجود ہو یا اس میں انانیت پائی جاتی ہو اسلئے اگر آپ نے اچھا خادم بننا ہے تو آپ کو تواضع، خاکساری اور انکسار کو اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ جو کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے وہ خالی پانی پینے کا یا ٹوٹ کے تسمے کا نہیں بلکہ ساری دُنیا کو اور دُنیا کی ساری اقوام کو اکٹھا کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں جمع کر دینے کا ہے۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ تسمہ آپ لے نہیں سکتے پانی کو آپ حکم نہیں دے سکتے اور اتنا بڑا کام آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کیسے کر سکیں گے اسی واسطے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا تواضع العبد رفعه الله الى السماء السابعة (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵) کہ تم میں سے شریعتِ اسلامیہ اور ہدایت کے مطابق جو بھی تواضع کی راہوں کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک لے جائے گا کیونکہ اگر کوئی آدمی چھلانگ لگائے تو اس کی چھلانگ دس فٹ اوپر نہیں جا سکتی چھ فٹ کی دیوار کے لئے کہتے ہیں کہ بڑا اچھا لاک چور ہے اس نے پریکٹس کی ہو گی تب ہی چھلانگ مار کر نکل گیا ہے لیکن ایک عام آدمی تو چھ سات فٹ کی دیوار بھی پھاند نہیں سکتا ساتویں آسمان تک پہنچنے کی آپ کو کب طاقت ملی لیکن ساتویں آسمان تک پہنچنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پیدا کر دیئے ہیں اور فرمایا تواضع، خاکساری اور انکسار کو اختیار کرو ہم ذمّہ لیتے ہیں تمہیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور ساتویں آسمان تک پہنچا دیں گے۔ جس طرح ماں چھوٹے بچّے کو جو ابھی چل بھی نہیں سکتا اس کے قدم ڈگمگا رہے ہوتے ہیں اس کو گود میں اُٹھا لیتی ہے اور بعض دفعہ کسی چھ سات فٹ اُونچی جگہ پر بٹھانا ہو تو بٹھا دیتی ہے یا باپ اُسے کندھے پر بٹھا لیتا ہے حالانکہ وہاں تک پہنچنے کی اسے طاقت ہی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تو ہماری حالت اس چھوٹے بچّے سے بھی گئی گزری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت تو ہمارے باپ اور ہماری ماں سے کہیں زیادہ ہے اس کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے اگر ایک خادم نے حقیقی معنوں میں خادم بننا ہے اور اس نے اس قوت کو اس کی نشوونما کے کمال تک پہنچانا ہے تو یہ ضروری ہے کہ وہ ان راہوں کو اختیار کر لے۔"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء صفحہ ۸)

راولپنڈی، لاہور، ملتان اور لائلپور میں زلزلے کے جھٹکے

لاہور ۳۱ر جولائی۔ پاکستان کے مختلف علاقوں، کشمیر اور بھارت کے شمال مغربی علاقوں میں کل زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ پاکستان میں لاہور، راولپنڈی، ملتان، لائلپور، اسلام آباد اور سیالکوٹ میں کل صبح تقریباً سوا دس بجے درمیانے درجے کا زلزلہ آیا۔ راولپنڈی اور لاہور میں کل شام چار بجکر چالیس منٹ پر زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلے کے پہلے جھٹکے ایک منٹ تک جاری رہے لوگ اپنے گھروں اور دفتروں سے خوفزدہ ہو کر سڑکوں اور کھلی جگہوں پر نکل آئے تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ بی بی سی کے مطابق زلزلے کا مرکز افغانستان، روس اور پاکستان کے سرحدی پہاڑی علاقے تھے۔

"دریں اثناء یو پی آئی کے مطابق آزاد کشمیر میں بھی کل زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے سرینگر اور اس کے نواحی علاقوں میں زلزلہ آیا تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ نئی دہلی میں کل صبح زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے اور لوگ گھروں سے نکل کر بازاروں میں آگئے۔ کئی بڑے بڑے دفتروں جن میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا دفتر بھی شامل ہے، کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۳۱ر جولائی ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

کل صبح سوا دس بجے اور پھر چار بجکر چالیس منٹ پر ربوہ میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان میں آج سے تقریباً ایک ماہ قبل بھی زلزلہ آیا تھا۔ وہ زلزلہ ۲۵ر جون ۱۹۷۴ء کو منگل کے روز آیا تھا جبکہ موجودہ زلزلہ ۳۰ر جولائی ۱۹۷۴ء کو منگل ہی کے روز آیا۔ سو دونوں دفعہ ہی زلزلے کے جھٹکے منگل کے روز محسوس کئے گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴